چاند سامنے دکھا کر دوں تجھ پر / جان نثار اپنی یا رسول اللہ
عرش سے بھی بزرگ و بہتر ہے / تیرا دربار یا رسول اللہ
دم میں تیری طفیل بخشی جائیں / سب گنہگار یا رسول اللہ
من رانی فقد رای الحق ہے / تیرا گفتار یا رسول اللہ
خاص دیدار کبریا سمجھوں / تیرا دیدار یا رسول اللہ
جسکے سر پر ہے تیرا سایہ / وہ ہے سردار یا رسول اللہ
لی مع اللہ کا مرتبہ تجھ کو / ہے سزاوار یا رسول اللہ
اب تو مہمان ہوں کوئی دم کے / ہوں میں بیمار یا رسول اللہ
سورہ شمس و الضحیٰ ہے تیرا / وصف رخسار یا رسول اللہ
ہو فدا تیری موئی پرچین پر / مشک تاتار یا رسول اللہ
جسکے دل میں تیری نہیں الفت / ہے وہ بیکار یا رسول اللہ
کب رہونگی شگفتہ دل تجھ بن / گل بھی ہیں خار یا رسول اللہ
تیغ فرقت سے دمبدم میرا / دل ہے افگار یا رسول اللہ
حل مشکل ہو اسکی جو کہ کہے / دل سے اک بار یا رسول اللہ
مکرمت سے سنو کہ کرتی ہوں / حال اظہار یا رسول اللہ

تیری دوری سے کیوں نہ ہو محجوب
ابتر و خوار یا رسول اللہ

نعت دوازدہم

منتظر ہوں میرے پیارے احمد مختار آ / بخش تسکیں خاطر غمگیں کو دے دیدار آ
کون سنتا ہے کروں آگاہ کسکو تیرے بن / سن میرے دل کی حقیقت ای میرے غمخوار آ
میں زلیخا کے زمانہ میں کبھی ہوتی اگر / کہتی اسکو دیکھ میرے یار کا رخسار آ

مجھکو کچھ خواہش نہیں ہے تیری رویت کے سوا
منہ دکھا اللہ کرونگی نقد جاں ایثار آ

رہ تیرا رتبہ ہے تم کو لامکاں پر پہنچکر
کہتا تھا حق اس سے بھی نزدیک میرے یار آ

رہبری کر مجھکو دکھلا روضۂ پاک رسولؐ
جاگ میرے بخت میرے بھی کبھی درکار آ

خنجر دوری سے اک اک جا پہ سو سو زخم ہے
بخش مرہم دیکھ میرا سینہ ہے افگار آ

جان و دل قرباں کروں آنکھوں میں بٹھلاؤں تجھے
کر مشرف گھر میرے تشریف لا اکبار آ

کھول کر سینہ دکھاؤں یا نبی اللہ تجھے
جل گئے غم سے تیری اے محرم اسرار آ

ہے یہی میری ریاضت عاشقانہ بیریا
رات دن ورد زباں ہے سید ابرار آ

اے میرے یوسف زلیخا کی طرح تیرے لئے
میں کھڑی ہوں نقد جاں لیکر سر بازار آ

میں تو ہر دم یاد کرتی ہوں تمنا ہے یہی
آپ بھی فرمادیں اے محبوب دو لنگا پیار آ

نعت بستم

یا محمدؐ مصطفےٰ فریاد رس
کون ہے تیرے سوا فریاد رس

مرگئی غم سے تیرے دلبر میرے
منہ دکھا مجھکو جلا فریاد رس

کیا کروں چارہ کوئی چلتا نہیں
آپ میری کرو دوا فریاد رس

دو جہاں کے مالک و مختار ہو
منبع جود و سخا فریاد رس

کر کرم بہر خدا آ لے خبر
اے میرے مشکلکشا فریاد رس

ہے یہ میری التجا کر تو قبول
کہتی ہوں شام و صبا فریاد رس

مجھکو بھی بخشش کی ہے تجھسے امید
اے شہ روز جزا فریاد رس

اے میرے پیارے محمدؐ آپ ہو
زینت ہر دو سرا فریاد رس

جسنے دیکھا تم کو وہ کہتا ہے یہ
ہے یہی ذات خدا فریاد رس

کیا ہے فرحت بخش تیرا نام پاک
شاہِ امت یہ ذرا فریاد رس

دل میرا اس شہر میں لگتا نہیں
کب تلک میں نارِ فرقت سے جلوں
اب مدینہ میں بلا فریاد رس
بخش رویت ست جلا فریاد رس

عاجزہ محجوب کو دکھلا جمال
نازنینا مہ رخا فریاد رس

مخمس در نعت بست و یکم - ۲۱

کیا کروں کسکو کہوں سو طرح سہتی ہوں ستم
شوخیاں افلاک دکھلاتا ہے مجھکو دم بدم
میں تو اک عاجز ہوں میرے دل میں ہیں لاکھوں ہی غم
عرض کرتی ہوں تیری سرکار میں باچشم نم

یا محمدؐ مصطفےٰ لللہ کرو مجھ پر کرم

میں تصدق تجھ پہ ہوں شق القمر تو نے کیا
سنگ سے اظہار نخل پر ثمر تو نے کیا
لامکاں کو طرفۃ العین میں سفر تو نے کیا
ہاتھ میں بوجہل کے گویا حجر تو نے کیا

یا محمدؐ مصطفےٰ لللہ کرو مجھ پر کرم

تیرے فرق نازنین پر افسر لولاک ہے
خاک تیری آستاں کی زینت افلاک ہے
چہرۂ پر نور کا عاشق خدائے پاک ہے
سینہ میرا درد مہجوری سے ہر دم چاک ہے

یا محمدؐ مصطفےٰ لللہ کرو مجھ پر کرم

سینۂ بے کینہ تیرا مخزن اسرار حق
جانتے ہیں آپ کو وے محشرِ مختار حق
جلوۂ جان بخش حضرت مطلع الانوار حق
تیری امت کو تیرا دیدار ہے دیدار حق

یا محمدؐ مصطفےٰ لللہ کرو مجھ پر کرم

کر دیا ہے مجھکو تیرے دردِ غم نے پائمال
میں بھی ان آنکھوں سے دیکھونگی کبھی تیرا جمال
جیش میرا ہو رہا ہے تلخ تر جینا محال
کون ہے محرم سناؤں کسکو اپنے دلکا حال

یا محمدؐ مصطفےٰ لللہ کرو مجھ پر کرم

روئے حضرت غیرت خورشید عالم تاب ہے
موئے حضرت عنبر سارا و مشک ناب ہے

گوئی حضرت قبلۂ امید شیخ و شاب ہے   خوئے حضرت چشمۂ فیضان حق کا آب ہے

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

لطف سے حسرت میری دل کی مٹانے آیئے   جلوۂ جاں بخش رو یا میں دکھانے آیئے
کہنہ زخموں پر میرے مرہم لگانے آیئے   مردہ ہوں جاں بخشئے مجھکو جلانے آیئے

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

بحر ہستا ابر رحمت بندہ پرور آپ ہیں۔   صدر عالم فخر آدم فیض گستر آپ ہیں
فی الحقیقت ماہ منظر مہر انور آپ ہیں۔   سب کے افسر آپ ہیں اور سب سے بہتر آپ ہیں

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

زیر فرماں ہیں تیرے جن و بشر شاہ و گدا   ہیں تیرے مفتون و شیدا اولیاؤ اصفیاء
روز محشر کو تکینگے مُنہ تیرا سب انبیا   میں کہوں تجھ کو کہ مجھکو بھی خدا سے بخشواء

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

رحم فرما اب مدینہ میں بلا مجھکو شتاب   نار فرقت سے ہوا ہے دل میرا جل کر کباب
سوکھکر کانٹا ہوئی ہوں جان پر ہے یہ اضطراب   کس گھڑی تشریف لاوینگے میرے عالیجناب

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

اے صبا میری طرف سے جاکے حضرت کو سُنا   مرچلی مجبور بس کو بھی کبھی رویت دکھاء
اس کی بیماری کا بھی دیدار تیرا ہے دوا   وہ تڑپتی کہتی ہے رو رو کے یہ صبح و مساء

یا محمدؐ مصطفےٰ للہ کرو مجھ پر کرم

نعت بست ودم

مجھے دے دوا یا شفیع الورا   شفا کر عطا یا شفیع الورا
کرم کر میرے حال سرگشتہ پر   برائے خدا یا شفیع الورا
خدا نے کیا جن و انسان کا   تجھے مقتدا یا شفیع الورا

طفیل امامین و زہرا مجھے — خطا سے بچا یا شفیع الورا
سنے کون عاجز کی فریاد کو — تمہارے سوا یا شفیع الورا
نہیں مجھکو تیرے سوا آسرا — بھر دوسرا یا شفیع الورا
زبان پر ہے میرے تیرا نام پاک — بشام و صبح یا شفیع الورا
جگر خستہ ہوں تیری فرقت سے آ — تو جلوہ دکھا یا شفیع الورا
میرے دل کی آنکھوں کا ہے توتیا — تیری خاک پا یا شفیع الورا
مے مہر و اخلاص و الطاف سے — مجھے بھی پلا یا شفیع الورا
تیری مد کا خاشاک ہے سر بسر — مجھے کیمیا یا شفیع الورا
کسی نے نہ پایا خدا کے سوا — تیرا انتہا یا شفیع الورا
جہاں چاہتا ہے خدا کی رضا — وہ تیری رضا یا شفیع الورا
مدد مانگینگے تجھسے سب انبیاء — بروز جزا یا شفیع الورا
تیرے در پہ کرتی ہوں اگر سوال — مجھے کچھ دلا یا شفیع الورا
تیری ہو رہی ہوں کرم سے مجھے — نہ در در پھرا یا شفیع الورا

امان بخش بیچاری محجوب کو
زحرص و ہوا یا شفیع الورا

نعت بست و سیوم

یارسول اللہ میری آہ و زاری دیکھئے — مجھ پہ تیرے ہجر کی مشکل ہے بھاری دیکھئے
دل جلی ہوں مر چکی ہوں جان بلب ہوں کیا کروں — ایک دن اگر تو میری بیقراری دیکھئے
اس قدر روتی ہوں تیرے غم سے ای خیر البشر — دل کے ٹکڑے ہیں میری آنکھوں سے جاری دیکھئے
دل یہ آتی ہے کہ جوگن بنکے یثرب کو چلوں — حد سے گذری ہے میری بے اختیاری دیکھئے
دن گذر جاتا ہے میرا روتے روتے یا نبی — رات کو کرتی ہوں میں اختر شماری دیکھئے

وقت استمداد و بخشش ہے یہ ای ابر کرم ۔ ہیں خزاں پر میرے ایام بہاری دیکھئے
دل سے تیری جلوۂ جاں بخش کی مشتاق ہوں ۔ دیدۂ رحمت سے میرے انتظاری دیکھئے

قطعہ بند

کہتے تھے باہم ملک معراج کی شب شوق سے ۔ آج ختم المرسلیں کی تاجداری دیکھئے
حوریں اور غلمان رضوان بھی یہی کہتے تھے سب ۔ آیئے حضرت ہماری بھی تیاری دیکھئے
اے عزیزو کچھ نہیں مجھکو خبر میں ہوں کہاں ۔ بادۂ عشق محمدؐ کے خماری دیکھئے
خنجر دوری سے تیرے یا محمدؐ مصطفےٰ ۔ کیا میرے دلپر لگے ہیں زخم کاری دیکھئے
بڑھتا ہے جوں جوں مرض بڑھتی ہے الفت آپکی ۔ اس غریب اور عاجزہ کی جاں نثاری دیکھئے
گلبن نعت نبیؐ کا شعر اک سنکر ملک ۔ کہتے ہیں باہم چلو چلکر یہ ساری دیکھئے

ایک دن آکے خدا کے واسطے محبوب کی
خستہ حالی دل فگاری خاکساری دیکھئے

نعت بست چہارم

عاشق زار ہوں خبر لیجے ۔ تیری بیمار ہوں خبر لیجے
میں گنہگار ہوں خبر لیجے ۔ ابتر و خوار ہوں خبر لیجے
تیرے در پر کھڑی خبر لیجے ۔ کہتی ہر بار ہوں خبر لیجے
حال دل اپنا میں تیرے آگے ۔ کرتی اظہار ہوں خبر لیجے
سیدا دو جہان فانی سے ۔ میں تو تیار ہوں خبر لیجے
یا محمدؐ مجھے ہیں صدہا غم ۔ سخت لاچار ہوں خبر لیجے
میں تمہاری شراب الفت سے ۔ مست سرشار ہوں خبر لیجے
میں تیری یاد زلف پیچاں میں ۔ نوگرفتار ہوں خبر لیجے
یا نبیؐ تیرے عاشقوں میں سے ۔ میں بھی حقدار ہوں خبر لیجے

رات دن تجھ سے کہتی ہے محجوب
میں خطا دار ہوں خبر لیجیے

نعت بست و پنجم

اے جانِ جاناں اِندنوں میری مدد کو آئیے
دل ہو گیا ہے غم سے خون میری مدد کو آئیے

امراض کی کیا بات ہے نارِ محبت سے تیرے
میں جل گئی ہوں کیا کروں میری مدد کو آئیے

قرآن میں اللہ ہے تیرا ثنا خواں میں بھلا
تیری ثنا کیونکر لکھوں میری مدد کو آئیے

مجھ کو کرم سے یاد کر آزاد کر آباد کر
دل خستہ و ناشاد ہوں میری مدد کو آئیے

کہتی ہوں وحشت سے چلوں گھر چھوڑ راہِ دشت کو
غالب ہے اب مجھ پر جنوں میری مدد کو آئیے

آئی پاشاہ محترم گر مجھ پہ ہو تیرا کرم
امید ہے مر کر جیوں میری مدد کو آئیے

نارِ قلق سے دل میرا جلتا ہے کہتے ہوں کہ میں
تجھ سے جدا کب تک رہوں میری مدد کو آئیے

آئی لبوں پر جان ہے لیکن یہی ارمان ہے
میں بھی کبھی تم سے ملوں میری مدد کو آئیے

تیری جدائی سے ہوں میں اب ناتوان و خستہ جان
ولیکن نہیں صبر و سکوں میری مدد کو آئیے

رو رہا ہیں مجھکو منہ دکھاؤ تا کہ کبتک اس طرح
میں صدمۂ دوری سہوں میری مدد کو آئیے

شرمندگی ہے زندگی تیرے سوا محجوب کو
محجوب ہے یہ دنیائے دوں میری مدد کو آئیے

نعت بست و ششم

ترحم کر میرے احوال پر یا احمد مرسلؐ
تیری دوری سے جلتا ہے جگر یا احمد مرسلؐ

خراب و خستہ حال و دل فگار و زار و بیجاں ہوں
تو اک دن آ کے لے میری خبر یا احمد مرسلؐ

یہی ہے عرض میری مدعا میرا دعا میری
زیارت سے مشرف مجھکو کر یا احمد مرسلؐ

اسی امید پر مر کر میں جیتی ہوں ہو کہ مجھ پر
تیرا روئے منور جلوہ گر یا احمد مرسلؐ

مطول الف لیلا سے بھی ہے دفتر میرے غم کا
کروں کیونکر میں اسکو مختصر یا احمد مرسلؐ

کروں کیا ماہیِ بے آب کے مانند میں تڑپن
تڑپتی رہتی ہوں شام و سحر یا احمد مرسلؐ

غم دنیا نہیں کچھ یاد میں سرمست ہوں تیری
یہی تیری محبت کا اثر یا احمد مرسلؐ

شتابی آ کمر بستہ کھڑی ہوں اندنوں مجھ کو
کہ ہے درپیش عقبےٰ کا سفر یا احمد مرسلؐ

تعالی اللہ کہ انگشت مبارک کے اشارے سے
کیا ہے آپ نے شق القمر یا احمد مرسلؐ

کبھی تشریف لا دلبر سیہ سر کو تسلی کر
کروں تجھ پر فدا گھر بار و سر یا احمد مرسلؐ

کروں کیا کس طرح پہنچوں ترے در پہ سیہ بد
کہ ہوں میں بے زر و بے بال و پر یا احمد مرسلؐ

نہ زر کی ہے تمنا دل میں خواہش ہے نہ گوہر کی
طلب کرتی ہوں تیری اک نظر یا احمد مرسلؐ

مثال زلف محبوباں ہوا ہے دل مرا غم سے
پریشاں اسقدر مت مجھ کو کر یا احمد مرسلؐ

ہوئی ہے بہت تر روتے آنکھوں کی میری بصارت کم
تو جلدی آ میری نور نظر یا احمد مرسلؐ

ہوا منکر رسالت کا جو تیری یک قلم اسکو
فلک نے کر دیا زیر و زبر یا احمد مرسلؐ

ترے بن کس پیغمبر نے نکالا نخل خارا سے
مصفا شیر و نخل پہ ثمر یا احمد مرسلؐ

یہ کس کا قرب ہے تجھ بن کہ اک دن شوق سے تم کو
بلایا آپ حق نے عرش پر یا احمد مرسلؐ

گزرتا ہے جو مجھ پر گر کبھی گذرے پہاڑوں پر
نہیں وہ آپ ہو کر خاک پر یا احمد مرسلؐ

اگر تم کو نہ دیکھوں جیتے جی آنکھوں سے مر کر بھی
رہونگی تا قیامت نوحہ گر یا احمد مرسلؐ

دلا کچھ مجھ گدا کو اپنی بخشش کے خزانہ سے
کہ ہے تو بادشاہ نامور یا احمد مرسلؐ

طفیل نعت گوئی آسمان سر پہ میرے ہر دم
تصدق کرتا ہے انجم گہر یا احمد مرسلؐ

کبھی وہ دن بھی ہوگا کہ خاک وادی یثرب
بنے محبوب کا کحل البصر یا احمد مرسلؐ

نعت بست و ہفتم

بخت میرا اندنوں کیا رشک خاور ہوگیا
خلوتِ دل منزل مہر منور ہوگیا

اس حبیب کبریا پر جب سے ہوں میں شیفتہ
دل میرا اسدن سے سورج سا منور ہوگیا

اسقدر بگڑا ہے میری اشک ریزی نے عروج
دامن مہر فلک افلاک پر تر ہوگیا

جبسے میں بحرِ محبت میں ہوئی ہوں غوطہ زن
جو گرا آنسو میری آنکھوں سے گوہر ہو گیا۔

خاک بنکر آ پڑا جو در پہ تیرے یا رسولؐ
مرتبہ اکسیر سے بھی اسکا بڑھکر ہو گیا۔

جسکو شک ہے یا نبیؐ تیری رسالت پر وہی
خلق میں شیطان صفت رسوا و ابتر ہو گیا۔

آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و ہودؑ
دیکھکر قربِ نبیؐ ہر ایک ششدر ہو گیا۔

میرے سینے میں وہ نارِ عشق ہے جس نار سے
جبہ منصورؒ پل میں خاک جل کر ہو گیا۔

جس زمیں پر پاؤں دھر چلتے تھے ختم المرسلین
منصب اس خاکِ قدم کا رشکِ عنبر ہو گیا

یہ تمنا ہے مروں در پر تیرے عالم کہے
اسکا رتبہ بھی شہیدی کے برابر ہو گیا

مرحبا محبوب تیری عنبریں گفتار سے
اہل محفل کا دماغ جان معطر ہو گیا

نعت بست و ہشتم

یا محمدؐ تو آ برائے خدا
شکل مجھکو دکھا برائے خدا

ای شہ دوسرا برائے خدا
سن میری التجا برائے خدا

تیری رویت کی ہے ہوس دل میں
جلد تشریف لا برائے خدا

اپنے دیدار کا عنایت سے
مجھکو شربت پلا برائے خدا

نارِ فرقت سے یا نبیؐ مجھ کو
اسقدر مت جلا برائے خدا

رات دن کہتی ہوں میں رو رو کر
دے میرا مدعا برائے خدا

دمبدم بڑھتا ہے میرا آزار
بخش مجھکو شفا برائے خدا

لطف و الطاف سے سنو حضرت
عاجزہ کی صدا برائے خدا

قفسِ درد و رنج و محنت سے
مجھکو کر دے رہا برائے خدا

اپنے در پر میرے کرم پرور
اب تو مجھکو بلا برائے خدا

تیری فرقت سے مر گئی محبوب
آ کے اسکو جلا برائے خدا

نعت بست و نہم

واعظا وعظ مت سنا مجھ کو - / خوف دوزخ نہ تو دکھا مجھ کو
میرا مالک ہے احمدؐ مختار / لے گا خالق سے بخشوا مجھ کو
کیا ہوا اگرچہ پر خطا ہوں میں / ہے محمدؐ کا آسرا مجھ کو
یا محمدؐ بہت ہوں میں بیمار / ابتو تو کر عطا شفا مجھ کو
یاد فرما مجھے مدینہ میں / نار فرقت سے مت جلا مجھ کو
خون برستا ہے میری آنکھوں سے / اسقدر اب تو مت رلا مجھ کو
یا تو بلوا مجھے تو یثرب میں / یا یہاں آکے منہ دکھا مجھ کو
ورنہ میں مر چکی تیرے غم سے / شوق یہ دل میں رہگیا مجھ کو
ہے مرض سے مس وجود سقیم / نام تیرا ہے کیمیا مجھ کو
ہوں پڑی خاک راہ عشق میں میں / دستگیری تو کر اٹھا مجھ کو

حال محجوبہ پر ترحم کر
اب مدینہ میں تو بلا مجھ کو

نعت سیوم

محمدؐ کی عنایت ہی مجھے درکار ہے یارب / محمدؐ کے سوا میرا نہ کوئی یار ہے یارب
محمدؐ پردہ پوش عاصیاں ہے کیا مجھے غم ہے / محمدؐ کے سوا میرا نہ کوئی یار ہے یارب
کرم سے مجھ سیہ سر کو وہ تجھ سے بخشوا لیگا / کہ بیشک عاجز امت کا وہی غمخوار ہے یارب
کبھی مجھپر وہ دن آوے وہ مجھکو یاد فرماوے / وہی معشوق ہے تیرا مرا غمخوار ہے یارب
وہی ملجا و ماوا ہے وہی مولا و آقا ہے / کہ نائب خاص جسکا حیدر کرار ہے یارب
رسول اللہ کی عاشق ہوں امرتسر میں بستی ہوں / جہاں میں کون بندہ مجھ سا ناہموار ہے یارب
غم و شادی برابر ہے محمدؐ کے کیے پر ہوں / محمدؐ دین و دنیا میں میرا مختار ہے یارب

طفیل احمد مرسلؐ مجھے عزت ہے دنیا میں
کہوں کیا آجکل طالع میرا بیدار ہے یارب

اسی کے واسطے پیدا ہوا دنیا و ما فیہا
وہی والا مراتب سرور سردار ہے یارب

جلی ہے آتش عشق رسول اللہ سے یہ مسکین
زبان میری بھی اک منقار موسیقار ہے یارب

نہیں ممکن شفا ہووے بجز حضرت کے رویت کے
کہ میرا لا علاج و لا دوا آزار ہے یارب

اُسیکے ہاتھ میں ہے نفع و نقصان نبی آدم
اسی کے گردشِ افلاک تابعدار ہے یارب

اسی نے اک اشارہ سے کیا ہے چاند دو ٹکڑے
اسی کا لامکاں پر پہنچ جانا کار ہے یارب

وہی ہے زینت تخت نبوت بادشاہ دیں
اسی کا بحر بخشش تا ابد دُربار ہے یارب

غم دوری سے حضرت کی ہوئی محجوب دلخستہ
سراسر مستمند و عاجز و لاچار ہے یارب

در منقبت جناب غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ

تعالی اللہ کہ رہبر ہے میرا افضال یزدانی
ہوا ہے میرے دل میں اشتیاق منقبت خوانی

سر یہ آرائی بزم اہل عرفاں زبدۂ عالم
شہنشاہ جہاں یعنی کہ محی الدین جیلانی

کہ جسکے در پر آکے عاجزانہ مہر و الفت سے
سلیمان و سکندر نے کیا دعوائے دربانی

وہی ہے مقتدائے اصفیا و اولیاء اللہ
وہی ہے پیشوا و رہبر راہ خدادانی

وہی ہے سرو بستان جناب احمد مرسلؐ
وہی ہے شمع جمع اتقیا محبوب سبحانی۔

اُسی کے ابر فیضاں سے ہے تازہ گلشن ہستی
اُسی کے نور سے ہے سر بسر آفاق نورانی

اسی کو اہل معنی سید الثقلین کہتے ہیں ÷
وہی ہے پیر کامل محرم اسرار ربانی

اسی نے رہزنوں کو دیدیا ہے تاج قطبیت
اُسی سے ہے مزین دین و آئین مسلمانی

مریدی لاتخف اللہ بی اس نے فرمایا
مجھے کیا ڈر کہ میں اسکی محبت میں ہوئی فانی

اسی کی مکرمت سے بعد مدت ایک لحظہ میں
ملا دو بارہ ہوا فرزند برہیا کو باآسانی

قطعہ بند

سدہا سے لامکاں پر جب شب معراج آنحضرت
ملے ہیں غوث اعظم انکو گھوڑا بنکے روحانی

اٹھا کر لیگئے کاندہو پہ اپنی تا بہ قوسین تک
اسی کا قرب ہے ایسا کہ ہے وہ پیر لا ثانی

یقین جانو کہ اس حضرت سے جسکو فیض پہنچا ہے
وہی مقبول حق کرتا ہے دنیا میں سلیمانی

مدد کے واسطے اک آن میں تشریف لاتے ہیں
کبھی انکی مریدونکو جو ہوتی ہے پریشانی

تفخر ہے مجھے اس بات پر اسکے مریدوں کے
تعالےٰ شانہ اللہ کرتا ہے نگہبانی

زہے طالع مریدوں کا کہ جنکا پیر ہے ایسا
بہ ہمت شاہ مرداں اور بصورت یوسف ثانی

مجھے ہے خادمی دعوےٰ ہوا کیا گرچہ عاصی ہوں
کہ دنیا کی سبھی خلقت مجھے کہتی ہے حیرانی

بجلدی آ میرے غمخوار ہوں بیمار ہدت کی
تیرے در سے ہمیشہ ہے مجھے امید دربانی

قطعہ

مصدق ہوں تیری اسم معظم پہ میرے سید
کہ بصدم صدق سے کرتی ہوں حضرت کے ثناخوانی

ملک آتے ہیں مجھکو آفریں کہنے کو پے در پے
فلک کرتا ہے میری سر پہ ظاہر گوہر افشانی

زباں لاؤں کہاں سے میں تیری مدحت سرائی کو
کرم ہو مسلم ہے تجھے شاہی و سلطانی۔

نہیں کوئی راز کا محرم سناؤں حال دل کسکو
کریگا کون تیرے بن علاج درد پنہانی

کرو فضل و کرم للہ اس بیچاری عاجز پر
کہ ہوں سرگشتہ و مستغرق دریائے حیرانی

بخدمت دست بستہ خادمانہ عرض کرتی ہوں
کروں کیا چارہ ہے ہیں لا دوا امراض جسمانی

قریب المرگ ہوں للہ آ کر دستگیری کر
وگرنہ قبر میں لیجاؤنگی میں پشیمانی

یہ میری نعت خوانی منقبت گوئی حقیقت ہیں
محبت کا اثر ہے ورنہ کیا جانوں سخندانی

تجھے مشکلکشائی دو جہاں کہتے ہیں خلقت سب
شہنشاہا کرو محجوب کی بھی مشکل آسانی

صفت ثانی نذر محبوب سبحانی

میرا رتبہ حقیقت میں نہ کچھ عرش سے کم ہے — شریفہ ہوں کہ میرا جد امجد غوث اعظم ہے
وہی ہے جس نے کمر دی ہے بے پیروں کا پر — اسی ہیں دین آئین رسول اللہ محکم ہے
قدم اسکا نہ ہو کیونکر دنوں پر اولیاؤں کے — کہ مقبول خدا محبوب سردار دو عالم ہے
اسی کا قرب ہے مردی جلالی اسنے قبروں سے — مسیحا دستگاہ ہے خاص مطلوب دو عالم ہے
گل باغ نبیؐ سرور ریاض حیدر صفدر — جناب فاطمہؓ کا لاڈلا نور مجسم ہے
ہوئی ہوں محو اسکی یاد میں دل سے کبھی مجھکو — غریبی کا نہ اندیشہ معیشت کا نہ کچھ غم ہے
وہی ہے پیر جسکا ہے علیؓ دادا نبیؐ نانا — نیب و دستگیری بیکساں شاہ مکرم ہے
کیا چوروں کو جسنے قطب اک پل میں نہ ہے طالع — وہ میرا غمگسار و محرم اسرار و ہمدم ہے
عبث ہے زندگی اسکی کہ جسکو غم نہیں اسکا — کہ جسکو اسکا غم ہے وہ ہر دم شاد و خرم ہے
تعالی اللہ جناب غوث اعظم کی محبہ ہوں — مجھے اسکی کرم بخشی زر و دینار و درہم ہے

فنا فی الشیخ کا رتبہ ملا محجوب کو یعنے
کہ میرا صدق دل سے شیا اللہ ورد ہر دم

خاتمہ کتاب بدعای خیر محبان و مخلصان متضمن مدح خداوند

نعت حضور فیض گنجور والئے رامپور ادام اللہ ملکہم

میرے شفیق محمد سنو میری فریاد — کہ ہوں میں بیکس لاچار آکے کر امداد
یہی ہے میری ریاضت یہی عبادت خاص — کہ تیرا اسم مکرم ہے دمبدم اوراد
تیری ثنا و وصف میں جو کھولی مینے زبان — فلک سے دیتے ہیں آکر ملک مبارکباد
یہی ہوس ہے کہ دنیا کے لوگ تیرے طفیل — دعائے خیر سے محجوب کو کریں سب یاد

کہاں ہے حوصلہ مجھکو بھلا کہ نعت لکھوں
ادب سے کرتی ہوں اظہار اپنے دل کی مراد

ہمیشہ عزتِ دنیا ہو میرے والد کو
کہ ہیں وہ فنِ سخن میں یگانہ و اوستاد

انہیں کے فیضِ سخن سے ہوئی ہوں میں ممتاز
انہوں نے شعر و سخن کا دیا مجھے ارشاد

خدا کرے کہ میرے سر پہ وہ رہیں قائم
بحقِ شبر و شبیر و آلہ الامجاد

مثال میم رہیں سرنگوں سبھی دشمن -
کہ کیسے دیتے ہیں دنیا میں وہ دمِ شداد

میرے عزیز میرے آشنا جو ہیں غمخوار
غموں کے پنجہ سے اُن کو ہمیشہ رکھ آزاد

جناب کلب علیخاں محیطِ بخشش و داد
ہو سر پر اسکے سدا سایۂ شہِ بغداد

کہ ہیں وہ والیٔ و ممدوح میرے والد کے
کہ جسکے فیض و کرم سے ہے اک جہاں آباد

وہی ہے قوت بازو وہی میرا آقا
وہی ہے منبعِ احسان وجود بخشش و داد

وہی ہے قوتِ بازوئی صاحبانِ عمل
اسی کی ذاتِ مقدس ہے علم کے بنیاد

وہی ہے مالکِ ملکِ فراست و شوکت
اسی کا چاکر ادنٰے بو فراس و قباد

وہی ہے صاحبِ شان و شکوہ و جاہ و جلال
اسی کا فیض ہے جاری بہر دیار و بلاد

فلک سریر و ملک خو بلند مرتبہ ہے
مطیعِ شرعِ محمد رئیسِ نیک نہاد

اسی کے شہر کے سب لوگ حور و غلماں ہیں
نظیرِ جنتِ اعلےٰ ہے مصطفےٰ آباد

اسی کے تابعِ فرماں ایسی ہے مخلوق
کہ جیسے والدِ ماجد کی حکم میں اولاد

اسی کے شمعِ ہدایت سے ہے جہاں روشن
وہی ہے زینت و زیبِ زمانہ فخرِ عباد

اسی کے عدل و سخاوت کی دھوم گھر گھر ہے
زمانہ کرتا ہے اسکو بخیر و خوبے یاد -

جہاں کے جتنے ہیں مشہور نامور شعرا
اسی کے شعر و سخن پہ کیا ہے سب نے صاد

وہی ہے عالم و فاضل سخنور بے مثل
وہی ہے بندہ نواز و مخیر و جواد

دعائے خیر کروں صدق سے تو بہتر ہے
کہ اسکی مدح کی مجھکو کہاں ہے استعداد

خداشناس معظم حضور والاجاہ
طفیلِ سرورِ عالم رہے جہاں میں شاد

قطعہ

تعالی اللہ کہ فکر نعت جب تحریر میں آیا	رسول اللہ نے مجھکو عالم رویا میں فرمایا
عفا اللہ عطاک اللہ سقاک اللہ اے محجوب	یہ تیرا نسخہ پر درد مجھکو بھی پسند آیا

ولہ

جب لکھی یہ گلبن نعت نبی محجوب نے	خوش ہو کے آفریں کہنے لگے ہر شیخ و شاب
منتیں کرتا ہے سو پرچ روز کہتا ہے مجھے	مجھکو حل کر کے مطلا کیجئے اپنی کتاب

قطعہ تاریخ اختتام گلبن نعت نتیجہ طبع جناب مولوی سید محمد انور شاہ صاحب انور مقیم شہر امرتسر ملازم سرکار رامپور والد مصنفہ

نیک طینت زندہ دل محجوب پاکیزہ کلام	زد رقم این نسخہ در نعت حبیب کبریا۔
عاشقاں ذات پیغمبر بوقت خواندنش	بر مصنف میکند از صدق دل صد صد دعا
گلبن نعتیت جایش باغ جان صادقاں	سر فدا ایں چنیں برجستہ نظم بے بہا
شد دماغ اہل معنے تازہ میگوئید خلق	مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
عندلیب طبع انور از پئے تاریخ سال	گفت دلکش گلبن نعت محمد مصطفی ۱۲۹۷

ریختہ کلک عنبریں سلک رشید عصر وحید دہر محمد حسین صاحب محمود مختار کار جناب کنور سوجیت سنگھ بہادر اہلو والیہ

گلبن نعت کہ محجوب نوشتہ امروز	روح در کالبد بلبل معنے افروز
بوئے گلدستہ نظمش جائیکہ رسید	در دلش ماند نہ باقی ہوس عنبر و عود
بارک اللہ چہ فکر است دبیانش پر سحر	ہست ہر فقرۂ او دلکش لحن داؤد
چہ عجب گر بدہد مرتبہ حسن قبول	عرض ایں صاحبہ را زد رسول معبود

سال طبعش خو بجستیم بامید شفاء	نسخہ نعت نبی گفت سروش محمود ۱۲۹۷

ریختہ کلک جواہر سلک علامہ عصر فہامہ دہر جناب منشی غلام سرور صاحب لاہوری

گلبن نعت نبیؐ محبوب ہے	کر لیا جب حضرت حق نے قبول
ایسے لائق جانفشانی کے عوض	حق کے رحمت کا ہوا اسپر نزول
عاقبت ہیں اس مصنف کے نصیب	یاالٰہی کیجیو بزم بتول
رکھیو خوش اسکو خداوندا مدام	ہو نہ دنیا میں نہ عقبے میں ملول

مصرعہ تاریخ سرور نے لکھا
مرحبا صل علے نعت رسولؐ

قطعہ تاریخ المصنف

مینے کہی ہے شوق سے ایسی کتاب جانفزا	سنتے ہی جسکے آتا ہے زندہ دلونکو وجد و حال
جبکہ مرتب ہوئی شہرہ ہوا ہے ہر طرف	خاص و عوام کہتے ہیں ہے یہ متاع لازوال
صاف و نفیس چھپ چکی ہے یہ بھی لوح طبع پر	عقل نے تحفہ خرد درج کیا ہے بہر سال

الحمد اللہ والمنۃ کہ یہ کتاب عجیب و غریب نعت حضرت سرور
کائنات موسومہ بہ گلبن نعت مصنفہ حضرت محبوب علی مرحوم جسکے
مطالعہ سے محبان حضرت رسول اکرم کو سرور حاصل ہوتا ہے
مطبع مفید عام واقع لاہور میں بصحت مالاکلام
کار پردازان مطبع کے اہتمام سے چھپ کر
شایع ہوئی فقط